عثمان پبلک اسکول سسٹم

35 YEARS OF EDUCATIONAL EXCELLENCE
تعمیرِ کردار سے تعمیرِ جہاں

USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM
UPSS
Shaping the leaders of Ummah

ماہنامہ نومبر

معمارِ حرم باز بہ تعمیرِ جہاں خیز

Tarbiyah تربیة

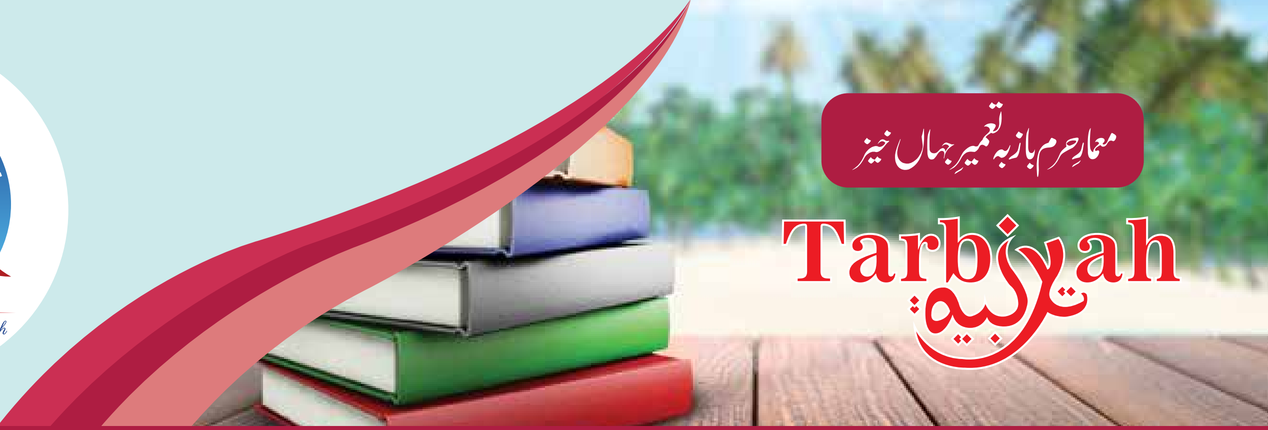

USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM
UPSS
Shaping the leaders of Ummah

معمارِ حرم بازبہ تعمیرِ جہاں خیز

Tarbiyah تربیہ

2024 نومبر   جمادی الاول 1446ھ

Monthly E-Mag for lifelong learning & holistic development

- فہم القرآن
- فہم الحدیث
- سیرتِ نبویؐ
- تعلیم وتربیت
- شخصیت
- انٹرویوز
- تعمیر شخصیت
- کیریر کونسلنگ
- طب وصحت
- اقبالیات
- گوشہ عثمانین
- اقدار
- رہنمائے والدین
- سائنس وٹیکنالوجی
- تعارفِ کتاب
- تاریخ

القرآن

هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ

نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔

(سورہ الرحمٰن۔60)

الحدیث

آپ ﷺ نے فرمایا:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کی دنیاوی تکالیف میں سے کوئی تکلیف دور کر دے، تو اللہ اس کی قیامت کی تکالیف میں سے کوئی تکلیف دور فرمائے گا، اور جس نے کسی نادار و تنگ دست کے ساتھ آسانی و نرمی کا رویہ اپنایا تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ دنیا و آخرت میں آسانی کا رویہ اپنائے گا، اور جو شخص کسی مسلمان کا عیب چھپائے گا تو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کا عیب چھپائے گا، اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی مدد میں رہتا ہے، جب تک کہ بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے۔

(سنن ابی داؤد)

خدمت خلق اور اپنا جائزہ

- کیا میں نے کسی کی کام میں مدد کی — ہاں نہیں
- کیا میں نے کسی کی عیادت کی — ہاں نہیں
- کیا میں نے کسی کی دلجوئی کی — ہاں نہیں
- کیا میں نے اپنے مومن بھائی کا کوئی بوجھ ہلکا کیا؟ — ہاں نہیں
- کیا میں نے کوئی نیکی کی بات اپنے مومن بھائی تک پہنچائی؟ — ہاں نہیں

فطرت افراد سے اغماض بھی کرلیتی ہے

ڈپریشن اور فرسٹریشن کا مرض عام ہوتا جارہا ہے، لگتا ہے ہر دوسرا فرد اس کا شکار ہے، بات صرف اتنی ہوتی تو ٹھیک تھا لیکن آج کل تو بچے بھی ڈپریشن کا شکار ہورہے ہیں، کیا ہم بہت مشکل حالات میں ہیں جن کی وجہ سے ہمارے بچے ذہنی طور پر یکسو اور جذباتی طور پر متوازن نہیں ہورہے ہ؟ لیکن ذرا رکیں آج سے 25 سال پیچھے چلتے ہیں یا اپنے بچپن کو یاد کرتے ہیں کیا اس وقت کے بچوں کو وہ سب کچھ میسر تھا جو آج کے بچوں اور جوانوں کو باآسانی میسر ہے؟ نئے نئے ماڈل کے موبائل فون، پسند کا کھانا نہ ہو تو گھر بیٹھے مرضی کا کھانا آرڈر کرنے کی آزادی و سہولت، فاسٹ فوڈ کی دکانوں پر آرڈر ملنے کا انتظار کرتے بچے، ہر سیل پر بازاروں میں رش، بیٹھے بیٹھے بوریت دور کرنے کے لیے ہاتھ میں ریموٹ، کبھی پکنک کبھی پارٹی، کیا یہ سب اسی طرح اس وقت کے بچوں کو دستیاب تھا؟ ہر گز نہیں، پھر آخر یہ جذبات میں کھولاؤ، جھنجلاہٹ، غصہ، بات بات پر ناراضگی، پاؤں پٹخنا، کیوں؟ کیا کبھی ہم نے اپنے بڑوں کے سامنے ایسا کرنے کا سوچا بھی تھا؟ یہاں ہمیں ضرور سوچنا چاہیئے کہ ہم سے کہاں غلطی ہورہی ہے۔

بچوں کی شخصیت کی تعمیر میں والدین کا کردار بہت اہم ہوتا ہے۔ پہلے بہت کچھ نہیں تھا لیکن شکر تھا سکون تھا، کیونکہ بچے اپنے بڑوں کو بھی شکرادا کرتے دیکھتے اور مشکل حالات میں بھی صبر کا مظاہرہ کرتے دیکھتے، آج ہم اپنے بچوں کو زندگی گذارنے کے اس بنیادی سبق سے محروم کر چکے ہیں۔ نہ ہم صبر اور شکر کا مظاہرہ کرتے ہیں نہ یہ خصوصیات بچوں کے اندر پروان چڑھ رہی ہیں۔ آج سب کچھ ہے لیکن شکر نہیں ہے۔ اسٹیٹس کی دوڑ میں والد ATM مشین بن چکے ہیں اور والدہ مسابقت کی دوڑ میں پیچھے رہ جانے کے خوف اور غم میں مبتلا یا آگے سے آگے بڑھ جانے کی دھن میں مگن۔ ہمارے بچوں کو ہمارا وقت چاہیئے، توجہ چاہیئے، انھیں اپنے والدین سے توانائی چاہیئے، کبھی والد پوچھ لیں آج کیا پڑھا آج کیا سیکھا، کبھی والدہ قرآن کی کسی آیت پر گھر میں ڈسکشن کریں۔ کبھی سب مل کر کیاری یا گملوں میں پودوں کی دیکھ بھال کریں اور ساتھ ہی ساتھ بچوں سے پودوں کی افادیت اور ان کی انفرادیت پر گفتگو ہو۔ کبھی گھر میں اقبال کا فلسفہ خودی سمجھا جائے، اور کبھی اقبال کے شاہین پر بات ہو۔ حالات حاضرہ پر سیر حاصل گفتگو ہو، اور کبھی تاریخ کے دریچوں سے کوئی واقعہ یا کوئی کہانی بچوں کو سنائی جائے۔ کبھی کسی شخصیت کے کارنامے سنے اور سنائے جائیں۔ اگر آپ کے گھر میں یہ سب ہوتا ہے تو یقین سے کہا جا سکتا ہے کے آپ کے بچے اپنے ہم عمر بچوں میں منفرد ہوں گے۔ اگر آپ ایسا کرنے کی کوشش شروع کرتے ہیں تو ابتدا میں دقت ہوگی پھر آہستہ آہستہ آپ خود بچوں میں مثبت تبدیلی محسوس کریں گے اور ان کے شعور کی سطح بلند ہوگی، ان شاء اللہ، لیکن اگر ہم نے اب بھی نہ سوچا اور کچھ نہ کیا تو

فطرت افراد سے اغماض بھی کرلیتی ہے
کبھی کرتی نہیں ملت کے گناہوں کو معاف

نزہت منعم پرنسپل کیمپس 3

35 YEARS OF EDUCATIONAL EXCELLENCE
تعمیر کردار سے تعمیر جہاں

بہتر تربیت - بہترین معاشرہ

اسلام ایک ایسا دین ہے جو زندگی کے ہر پہلو کا احاطہ کیے ہوئے ہے گویا ہر مقصد پہلے ہی سے متعین کر دیا گیا ہے۔
ارشادِ باری تعالیٰ ہے
"مال واولاد دنیا کی زندگی کی زینت ہیں" سورۃ الکھف 46

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے اولاد بھی ایک عظیم نعمت ہے۔
ارشاد باری تعالیٰ ہے، "اور وہ تمہاری مال واولاد سے مدد کرے گا" سورۃ نوح 12

لوگوں کا بچوں سے محبت کرنا فطری اور قابل فخر اعزاز ہے، لیکن یہ امر واضح ہے کہ اگر اولاد کی تربیت سے صرف نظر کیا جائے تو وہ اپنے خاندان کے لیے باعث وبال بھی بن سکتے ہیں گویا صرف فخر سے کام نہیں چلے گا بلکہ بھرپور اور بہترین تربیت کی ذمہ داری بھی والدین پر ڈالی گئی ہے۔
والدین کے لیے بچے ایک ٹیسٹ کیس ہیں گو کہ ماں کا حصہ زیادہ ہے مگر باپ بھی اس ذمہ داری سے مبرّا نہیں، باپ کا کام صرف کما کر دینا نہیں ہے کیونکہ حدیث پاک میں ارشاد ہے
ایک باپ اپنی اولاد کو جو کچھ دیتا ہے اس میں سب سے بہترین چیز تعلیم و تربیت ہے یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ اولاد کی تربیت میں ماں کے ساتھ ساتھ باپ کا کردار بھی نہایت اہم ہوتا ہے۔ وہ اپنی اولاد کی تعلیم اور تربیت کے لیے ان کو سازگار ماحول فراہم کریں، بچوں کی تربیت میں بھرپور حصہ ڈالیں، اپنے علم اور تجربات پر بچوں سے بات کریں۔ زندگی کے مسائل و معاملات پر ان سے رائے لیں تاکہ ان کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت پروان چڑھے۔ نیکی، بدی، برائی بھلائی میں تمیز کرنا سکھائے۔ اور سب سے بڑھ کر ان کے لیے دعا کریں کیونکہ باپ کی اپنی اولاد کے حق میں دعا رد نہیں ہوتی۔
کہا جاتا ہے "علم حاصل کرو، ماں کی گود سے قبر کی گود تک"۔
آخر یہ علم کون سا علم ہے جو ماں کی گود سے ہی شروع ہو جاتا ہے؟ یہ وہ علم نہیں ہے جس میں "ا، ب، ج" پڑھائی جائے، یہ علم دراصل بحیثیت انسان اس دنیا میں زندگی گزارنے کا علم ہے، یہی وہ علم ہے جو ماں کی گود سے شروع ہو جاتا ہے گویا یہ اس بات کی نشاندہی ہے کہ پہلا معلم دراصل بچے کی ماں ہی ہے جو اسے دنیا میں رہنے کے اصول سکھاتی ہے۔

اولاد بڑے مقصد کے حصول کا ذریعہ

بحیثیت مسلمان ہماری زندگی کا مقصد رب کی رضا کا حصول اور رب کی زمین پر رب کے نظام کا نفاذ ہے۔ صحابہ کرام اپنے بچوں کو کلمہ پڑھایا کرتے تھے، قرآن کی آیات اور اللہ کے نام یاد کروایا کرتے تھے۔ ان کی ذہن سازی اور کردار سازی پر بھرپور توجہ دیتے تھے۔
یہ بڑا مقصد اگر ذہن میں ہو تو ہم اپنی اولاد کو امت کا کارآمد فرد بنا سکتے ہیں۔

افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر
ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارہ

تحریر: انابیتہ قریشی معلمہ کیمپس 11

35 YEARS OF EDUCATIONAL EXCELLENCE
تعمیر کردار سے تعمیر جہاں

کرگس کا جہاں اور ہے شاہیں کا جہاں اور

اقبال کا پیغام اور والدین کا کردار

بچوں کی ابتدائی زندگی میں تربیت والدین کی ایک اہم ذمہ داری ہے، اور یہ ذمہ داری صرف جسمانی نشوونما تک محدود نہیں ہے بلکہ ذہنی، روحانی اور اخلاقی ترقی کا بھی احاطہ کرتی ہے۔ اقبال کے مشہور شعر "کرگس کا جہاں اور ہے، شاہیں کا جہاں اور" میں بچوں کی تربیت کے حوالے سے فلسفیانہ پیغام چھپا ہے۔ ان اشعار میں دو مختلف طرزِ زندگی کا ذکر ہے۔ ایک کرگس یعنی گدھ کی زندگی جو پستی کی علامت ہے، اور شاہین کی زندگی جو بلند پروازی، خودداری اور عزت نفس کا پیغام دیتی ہے۔

والدین کا کردار

اقبال کا فلسفہ ہمیں ایک عظیم سبق دیتا ہے کہ والدین کو اپنے بچوں کو شاہین کی طرح پروان چڑھانا چاہیے نہ کہ کرگس کی مانند۔ بچپن وہ دور ہوتا ہے جب بچے سب کچھ سیکھتے ہیں اور جو کچھ سیکھتے ہیں، اس کا اثر پوری زندگی پر ہوتا ہے۔ اگر والدین اپنے بچوں میں شاہین جیسی خودداری، بلند حوصلہ، خوداعتمادی، اور سوچنے کی صلاحیت پیدا کریں گے تو وہ آگے چل کر معاشرے کے لیڈر بن سکیں گے۔

تعلیم اور تربیت

اقبال کا فلسفہ تعلیم یہ ہے کہ بچے صرف کتابی علم تک محدود نہ رہیں بلکہ وہ دنیا کو عملی طور پر سمجھنے اور تجربات کرنے کے مواقع بھی پائیں۔ بچوں کو ایسا ماحول فراہم کرنا والدین کی ذمہ داری ہے جہاں وہ آزادانہ سوچ سکیں، نئی چیزیں سیکھ سکیں، اور اپنی ذہانت کو بڑھا سکیں۔

محنت اور حوصلہ

اقبال کا شاہین محنت اور بلند حوصلے کی علامت ہے۔ والدین کو بچوں میں اس محنت اور حوصلے کی عادت پیدا کرنی چاہیے تاکہ وہ مشکل حالات کا سامنا بھی بہادری سے کر سکیں اور کبھی حوصلہ نہ ہاریں۔

خود اعتمادی کی تعمیر

شاہین کی طرح بلند پرواز ہونا اس وقت ممکن ہے جب بچوں میں خود اعتمادی پیدا کی جائے۔ والدین کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کو نہ صرف حوصلہ دیں بلکہ انہیں اپنی صلاحیتوں پر اعتماد اور بھروسہ کرنا سکھائیں۔

خود انحصاری اور فیصلہ سازی

بچوں کو آغاز سے ہی یہ سکھانا چاہیے کہ وہ اپنے فیصلے خود کریں اور اپنے مسائل کا حل تلاش کریں- اپنے اچھے برے کاموں کی ذمہ داری خود اٹھائیں۔

ماحاصل

علامہ اقبال کا پیغام والدین کو ذمہ داری کا احساس دلاتا ہے کہ وہ اپنے بچوں کی اس طرح تربیت ایسے کریں کہ وہ زندگی میں شاہین بن کر آگے بڑھیں نہ کہ کرگس کی طرح پست سوچ کے حامل ہوں۔ والدین کو اپنے بچوں کی تربیت میں ایک مقصد کے ساتھ شعور اور محبت شامل کرنا چاہیے تاکہ ان کا بچہ ایک کامیاب، خود اعتماد اور بلند حوصلہ فرد بن سکے۔
اقبال کی شاعری کا یہ پیغام ہر والدین کے لیے ایک نصیحت ہے کہ وہ اپنی اولاد کی تربیت اس سوچ کے ساتھ کریں کہ وہ نہ صرف اپنے لیے بلکہ اپنے معاشرے کے لیے بھی ایک مثبت تبدیلی کا ذریعہ بنیں۔

ثناء خان پرنسپل کیمپس 17

بچوں کو علامہ اقبال کی شاعری کیسے سمجھائیں؟

گھر اور کلاس میں علامہ اقبال کی شاعری سے منتخب نظمیں یا مصرعے لیں اور پہلے مشکل الفاظ کے معنی بتائیں، پھر بچوں سے ان پر تبادلہ خیال کریں۔

کرگِس کا جہاں اور ہے شاہین کا جہاں اور

زیر نظر اقبالؔ کا یہ مصرعہ دو پرندوں اور ان کی خصوصیات سے متعلق ہے۔ اس انقلابی پیغام کو سمجھنے کے لیے ان دونوں پرندوں شاہین اور کرگس کو سمجھنا ضروری ہے۔ شاہین تو کسی تعارف کا محتاج نہیں ہے البتہ کرگس، گِدھ کو کہتے ہیں۔

شاہین ایک بلند پرواز پرندہ ہے، اونچی اڑان کے ساتھ پہاڑوں اور پربتوں پر رہنا پسند کرتا ہے۔ آشیانہ نہیں بناتا، اپنے مقصد سے محبت رکھتا ہے۔ اپنا شکار ہمیشہ خود کرتا ہے، کسی دوسرے کا بچا کھچا کھانا پسند نہیں کرتا۔ خودداری کے ساتھ ساتھ سخت کوش اور محنتی ہے۔ شکار کے لیے ہزار جتن کرتا ہے، ساتھ ساتھ صابر بھی ہے۔ ایک وقت آتا ہے کہ اس کی چونچ اور پَر اس قدر بڑھ جاتے ہیں کہ شکار مشکل ہوجاتا ہے، ان دنوں وہ صبر کرتا ہے۔ اپنی چونچ اور پروں کو نکال دیتا ہے۔

دوسری طرف گِدھ میں اس قسم کی کوئی خصوصیت نہیں پائی جاتی۔ وہ مردار کھاتا ہے، خود محنت نہیں کرتا۔ اونچی پرواز نہیں رکھتا، سست اور کام چور ہوتا ہے۔ غرض! دوسروں کا محتاج ہوتا ہے اور اس کی زندگی میں انقلاب نہیں ہوتا۔

جہاں سے مراد دنیاوی معاملات ہیں اس میں روزگار، معاشرت، اخلاق و کردار، سیاست و ملک گیری یا یوں کہہ لیں کہ اقتدار و امامت سب شامل ہیں۔ اقبالؔ نے اپنے ایک شعر میں بندہ مومن اور جہاں کے تعلق کو کچھ یوں واضح کیا ہے:

قہاری و غفاری و قدوسی و جبروت
یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلماں

ایک اور مقام پر کچھ یوں واضح کیا:

جہاں میں اہلِ ایماں صورتِ خورشید جیتے ہیں
اِدھر ڈوبے اُدھر نکلے، اُدھر ڈوبے اِدھر نکلے

اقبالؔ نے شاہین اور کرگِس والے مصرعے میں بنیادی طور پر دو علیحدہ جہانوں کا تذکرہ کیا ہے۔ اول جہاں وہ ہے جو زندہ و جاوید لوگوں کے لیے بنایا گیا ہے، جہاں زندگی حرکت و تحریک، حرارت، حریّت اور مزاحمت کا نام ہے۔ وہ جہاں، جہاں لوگ تازہ دم ہیں، سب کچھ بدلنے کا عزم و حوصلہ رکھتے ہیں۔ جہاں ملک و ملت کی بہتری کے لیے سوچا جاتا ہو۔ جہاں فرد کے بجائے قوم ترقی کرتی ہے۔ جہاں باہمی تعاون ہو، جہاں خلوص و اخلاص ہو۔

جبکہ اس کے مقابل جو دوسرا جہاں ہے وہ اپنی دنیا آپ پیدا نہیں کرتا۔ ذلت و مسکنت کا دور ہے۔ جمود کا شکار ہے۔ نیند اور کاہلی کی ترغیب دیتا، غلام بناتا ہے۔ دوسروں کا محتاج بناتا ہے۔ آزادی و حریّت کو قید سے بدل دیتا ہے۔

اقبالؔ کا مشاہدہ فلسفہ و فکر بہت وسیع اور گہرا ہے۔ زندگی کے بادی النظر امور کو اشعار کے قالب میں ڈھالنا اقبال کا فن ہے اور اس کے ذریعے سے جہانِ تازہ کی نمو اقبالؔ کی حسرت و امید ہے۔

شب گریزاں ہو گی آخر جلوۂ خورشید سے
یہ چمن معمور ہو گا نغمۂ توحید سے

عماد الدین صدیقی استاد کیمپس 9

35 YEARS OF EDUCATIONAL EXCELLENCE
تعمیر کردار سے تعمیر جہاں

سلسلہ:- ہم سے پوچھیے

سوال:

اکثر دیکھا گیا ہے کہ بچے جب ٹین ایج میں داخل ہوتے ہیں تو والدین کے ساتھ ان کا تعلق متاثر ہوتا ہے۔ عمومی طور پر شاید اس لیے کیونکہ وہ اپنی پڑھائی اور دیگر سرگرمیوں میں خاصے مصروف ہوجاتے ہیں ۔ ایسے میں والدین اس تعلق کو کیسے مضبوط کر سکتے ہیں ؟

جواب:

بڑے ہونے کے ساتھ ساتھ بچے بہت ساری مختلف چیزیں ایکسپلور کر رہے ہوتے ہیں اور پڑھائی کا دباؤ اور دیگر سر گرمیوں کی وجہ سے وہ والدین کے ساتھ ویسے وقت نہیں گزار پا رہے ہوتے یا بات نہیں کر رہے ہوتے جیسے پہلے کرتے اور اس سے والدین کے ساتھ ان کا تعلق متاثر ہوتا ہے۔اس کی ایک اور عمومی وجہ یہ بھی ہے کہ اکثر دفعہ ان کی سوچ اور خیالات میں بھی تبدیلی آ رہی ہوتی ہے،وہ دوستوں میں، گیمز کھیلنے اور سوشل میڈیا وغیرہ پر وقت گزارنا زیادہ پسند کرتے ہیں۔البتہ بچوں کی مسلسل تربیت کے لیے ضروری ہے کہ والدین کا ان کے ساتھ ایک مضبوط تعلق ہو۔

اس تعلق کو بہتر اور مضبوط بنانے کے لیے والدین کی رہ نمائی کے لیے چند تجاویز درجہ ذیل ہیں۔

- ایک مضبوط تعلق کے لیے communication بہت اہم ہے۔بچوں سے باتیں کریں،ان کی پسند اور خیالات جانیں،ان کی مانیں تاکہ انہیں یہ احساس ہو کہ آپ ان کے خیر خواہ ہیں اور تمام معاملات میں ان کی بھلائی چاہتے ہیں۔یہ بات جتانے یا بتانے سے ممکن نہیں ہو گی۔
- بچوں کی سنیں اور مانیں،ان کی آرا کو اہمیت دیں اور ان کے درست فیصلوں کو ترجیح دیں—چونکہ والدین بچوں کے لیے رول ماڈل کی حیثیت رکھتے ہیں اس لیے جب والدین اس عادت کو اپنائیں گے تو بچے بھی ان شاءاللہ ایسا ضرور کریں گے۔
- اللہ تعالی کے ساتھ ان کا مضبوط تعلق سب سے اہم بات ہے۔ہر جگہ آپ ان کے ساتھ نہیں موجود ہو سکتے ان کو صحیح اور غلط بتانے کے لیے اور ان کی رہ نمائی کرنے کے لیے۔تو ضروری ہے کہ آپ دین سے ایسا تعلق قائم کریں کہ وہ خود اچھے،برے یا کرنے،نہ کرنے کے کاموں میں فرق کر سکیں۔
- اگر کوئی کام کرنے کے لیے کہیں تو اس کی وجہ اور مقصد انہیں ضرور بتائیں کیونکہ جب مقصد واضح ہوتا ہے تو کام کرنے میں آسانی ہوتی ہے اور ترغیب ملتی ہے۔
- کوئی وقت ایسا ضرور مختص کریں جب سب گھر والے آپس میں بات چیت کریں،دن بھر کی روداد سنائیں اور مختلف معاملات میں ایک دوسرے سے مشورہ کریں۔یاد رہے کہ اس دوران کوئی بھی موبائل، ٹیبلٹ یا لیپ ٹاپ کا استعمال نہ کر رہا ہو۔
- دوسرے لوگوں سے ان کے رویوں یا عادات کی شکایات نہ کریں۔اس سے بچوں کے اندر سے والدین پر اعتماد اور بھروسہ ختم ہو جاتا ہے
- تحمل مزاجی اور استقامت کے ساتھ آپ ان کے لیے بہترین عملی نمونہ بنتے رہیں ان شاءاللہ آپ ان کے ساتھ ایک مضبوط تعلق قائم کرنے میں کامیاب ہوں گے۔

آمنہ کامران ڈپٹی مینیجر مینٹورنگ اینڈ کاؤنسلنگ ڈپارٹمنٹ

35 YEARS OF EDUCATIONAL EXCELLENCE
تعمیر کردار سے تعمیر جہاں

کیا آپ اپنے بچے کی تربیت اور اس کے اخلاق و کردار کی درستی کے لیے فکر مند ہیں؟

کیا آپ کسی مستند کاؤنسلر سے رہنمائی چاہتے ہیں؟

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ بہترین والدین بننے کا اعزاز حاصل کریں!!

ہم لا رہے ہیں آپ کے لیے---

عثمان پبلک اسکول سسٹم کے تربیہ ای میگزین میں ایک ایسا مستقل سلسلہ

ہم سے پوچھیے

جو آپ کے سوالات کے تسلی بخش جواب دے گا۔ آج ہی اپنے سوالات اس ای میل ایڈریس پر بھیجیے

JOIN OUR GUIDES

mcd@usman.edu.pk

Our very own Usmanians

You are invited to write your heart out in a special section of

TARBIYAH E-MAGAZINE

Your writing may contain

Any unforgettable memory of your school..

Any thing which you like the most about UPSS...

Any article with authentic knowledge related to career opportunities and different professions.

Any word of advice for your juniors

Your achievement , success stories

And much more...

JOIN OUR GUIDES

UPSS
USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM
Shaping the leaders of Ummah

35 YEARS OF EDUCATIONAL EXCELLENCE
تعمیر کردار سے تعمیر جہاں

DEPARTMENT OF
MENTORING & COUNSELLING
USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM

E-MAIL YOUR WRITE UPS AT
mcd@usman.edu.pk